بائیسواں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 19 جنوری 2011

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ مال و کالونیز (بورڈ آف ریونیو)

قبائلی علاقہ تمن بزدار ڈیرہ غازی خان میں سیٹلمنٹ کی تفصیلات

*2858: سردار فتح محمد خاں بزدار: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقہ تمن بزدار میں Settlement کا کام نہیں ہوا؟

(ب) 1966/67 میں سرسری بلکہ نامکمل Settlement کا کام ہوا تھا غیر آباد رقبہ جس میں شاملات پہاڑوں کا کام بالکل نہیں ہوا؟

(ج) کیا حکومت اس بارے میں احکامات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 14 فروری 2009 تاریخ ترسیل 8 اپریل 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق آمدہ رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو ڈیرہ غازی خان و پولیٹیکل تحصیلدار ڈیرہ غازی خان اس حد تک درست ہے کہ سال 66-1965 میں تحصیل ٹرائیبل ایریا ضلع ڈیرہ غازی خان میں ابتدائی کارروائی بندوبست مکمل ہوئی مقامی قبائل کی شورش اور بغاوت کی وجہ سے کارروائی بندوبست کے دوران انتہائی مشکلات کا سامنا رہا۔ اس وجہ سے صرف مزروعہ آباد رقبہ جات پیمائش ہوئے اور ریونیو ریکارڈ تیار ہوا۔ تقریباً سات لاکھ ایکڑ کی پیمائش اور بندوبست کے باوجود تقریباً دس لاکھ ایکڑ رقبہ آج بھی بلا پیمودہ موجود ہے جس کا کوئی ریونیو ریکارڈ نہ ہے۔

(ب) اس بلا پیمودہ رقبہ میں تمن بزدار کا علاقہ بھی شامل ہے اور پیمودہ سات لاکھ ایکڑ رقبہ میں کوئی حد بندی، حدودی لائن، سرحد جات یا غیر مزروعہ غیر آباد اراضیات یا حدودی لائن ہائے کا مکمل تعین موجود نہ ہے۔

(ج) فی الحال اس ضمن میں کوئی کارروائی زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 دسمبر 2009)

پی پی 147 اور 148 میں سرکاری کالونی بنانے کا معاملہ

*3047: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی 147 اور 148 لاہور میں کتنی سرکاری کالونیز موجود ہیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) متذکرہ حلقوں میں اگر کوئی سرکاری کالونی موجود نہیں ہے تو کیا حکومت ان حلقوں میں سرکاری ملازمین کے لئے کوئی سرکاری کالونی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 12 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 12 مئی 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) پی پی حلقہ 147 اور 148 لاہور میں مندرجہ ذیل سرکاری کالونیاں ہیں۔

1۔ جی او آر۔ I

2۔ جی او آر III شادمان

3۔ جی او آر II بہاولپور ہاؤس چوبرجی

4۔ نیشنل بینک کالونی

5۔ ٹی اینڈ ٹی کالونی

(ب) جز "الف" میں بتایا گیا ہے کہ پہلے ہی 5 کالونیاں موجود ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 2 فروری 2010)

این آر او کے تحت محکمہ کے افسران واہلکاران کی سزائیں ختم کرنے کی تفصیلات

*3279: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں این آر او کے تحت بدعنوانی کے مرتکب محکمہ مال کے افسران واہلکاران کی سزائیں ختم کی گئی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو متعلقہ افسران واہلکاران کے ناموں اور ان پر لگنے والے الزامات کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 20 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 17 جون 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) NAB سے حاصل کردہ تازہ ترین اطلاع کے مطابق:

1۔i۔ احتساب عدالت ریفرنس نمبر 2002/50. مورخہ 2002۔11۔08 مسٹر امجد حسین سنڈھل سابقہ LAC کو مورخہ 2008۔05۔08 کو NRO کے تحت عدالت نے بری کیا تھا۔ بعد میں 2009۔12۔17 کو کیس دوبارہ بحال ہوا اور ملزم مورخہ

21-09-2010 کو عدالت سے سزایاب ہو چکا ہے۔ واضح رہے کہ ملزم مورخہ 12-4-2010 کو محکمہ مال سے برخاست کیا جا چکا ہے۔ (تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

ii۔ احتساب عدالت ریفرنس نمبر 54/20025. مورخہ 21-12-2002 مسٹر امجد حسین سنڈھل سابقہ LAC کو مورخہ 15-4-2008 کو NRO کے تحت عدالت نے بری کیا تھا۔ بعد میں 17-12-2009 کو کیس دوبارہ بحال ہوا اور مورخہ 18-09-2010 کو ملزم عدالت سے سزایاب ہو چکا ہے۔ واضح رہے کہ ملزم مورخہ 21-4-2010 کو محکمہ مال سے برخاست کیا جا چکا ہے۔

iii۔ احتساب عدالت ریفرنس نمبر 1/2003. مورخہ 2-01-2003 مسٹر امجد حسین سنڈھل سابقہ LAC کو مورخہ 04-06-2008 کو عدالت نے بری کیا تھا۔ بعد میں 17-12-2009 کو کیس دوبارہ بحال ہوا اور اس وقت عدالت میں زیر سماعت ہے۔ واضح رہے کہ ملزم مورخہ 21-4-2010 کو محکمہ مال سے برخاست کیا جا چکا ہے۔

2۔ احتساب عدالت ریفرنس نمبر 25/2004. مورخہ 15-07-2004 محمد اسد لالی سابقہ LAC کو مورخہ 30-08-2008 کو NRO کے تحت عدالت نے بری کر دیا تھا۔ بعد میں 17-12-2009 کو کیس دوبارہ بحال ہوا اور اس وقت عدالت میں زیر سماعت ہے۔

3۔ احتساب عدالت ریفرنس نمبر 11/2003. مورخہ 17-5-2003 رشید احمد پٹواری کو مورخہ 08-11-2008 کو NRO کے تحت عدالت نے بری کر دیا تھا۔ بعد میں مورخہ 17-12-2009 کو کیس دوبارہ بحال ہوا اور اس وقت عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(ب) NAB سے حاصل کردہ تازہ ترین اطلاع کے مطابق الزامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ امجد حسین سنڈھل سابقہ LAC (برخاست شد)	اختیارات کا ناجائز استعمال
2۔ محمد اسد لالی سابقہ LAC	اختیارات کا ناجائز استعمال
3۔ رشید احمد پٹواری	حیثیت سے زائد اثاثہ جات

<u>(تاریخ وصولی جواب 30 جولائی 2009)</u>

زمین کی خرید و فروخت پر رجسٹریشن فیس کی تفصیلات

***3286: میاں نصیر احمد:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ پنجاب میں کوئی ایسا قانون موجود ہے کہ زمین کی خرید و فروخت پر رجسٹریشن فیس معاف ہو سکتی ہے اگر ہاں تو متعلقہ قانون کے متعلق تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ قصور کے موضع کوٹلی ابوبکر میں یاکسی اور موضع میں زمین کی خرید و فروخت بغیر فیس ادائیگی کے کی گئی ہے اگر ہاں تو خرید وفروخت کرنے والے افراد کے ناموں، پتوں اور اراضی کے رقبے کے مطابق مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) اگر درج بالا سوالات کی روشنی میں صوبہ پنجاب کو مالی نقصان پہنچایا گیاہے تو کیاحکومت ذمہ دار افراد کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 20 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 17 جون 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) صوبہ پنجاب میں زمین کی خرید وفروخت پر سٹیمپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس برقرار ہے لیکن صرف ایگریکلچر کمپنیز کیلئے زمین خرید کرنے پر بروئے نوٹیفکیشن نمبری ST(1)-921/2001-2369 مورخہ 2001-07-30 گورنمنٹ آف پنجاب ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے سٹیمپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس کی ادائیگی پر چھوٹ دی ہوئی ہے تاکہ Corporate Agricultural Farming کو فروغ دیا جاسکے۔ نقل نوٹیفکیشن جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) موضع کوٹلی رائے ابوبکر قصور میں بحیرہ پرائیویٹ لمیٹڈ 182۔ابوبکر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن لاہور نے مختلف مالکان سے اراضی خرید کی ہے جس پر مطابق نوٹیفکیشن زیر بحث پیرا (الف) کوئی اسٹیمپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس وصول نہ کی گئی ہے جن کی تفصیل جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا نوٹیفکیشن کے مطابق صوبہ پنجاب کو سٹیمپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس کی مد میں کوئی مالی نقصان نہ پہنچایا گیاہے اور نہ ہی اس میں کوئی فرد ملوث ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 29 اگست 2009)</u>

<u>ضلع وہاڑی، پٹوار حلقہ و قانونگو آفیسز میں فیس آویزاں کرنے کی تفصیلات</u>

***4334**: سردار خالد سلیم بھٹی: کیاوزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ہر پٹوار حلقہ اور قانونگو آفیسز و دیگر متعلقہ آفیسز میں رجسٹری، ہبہ اور انتقال اراضی کی فیس آویزاں کرنا لازمی ہے؟

(ب) کیا ضلع وہاڑی کے تمام متعلقہ آفیسز میں اس فیس کو آویزاں کیا گیاہے؟

(ج) کیا حکومت تمام متعلقہ آفیسز میں اس فیس کا چارٹ آویزاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 29 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل 27 اکتوبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ متعلقہ دفاتر بورڈ بابت فیس ہائے آویزاں کرنا لازمی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ضلع وہاڑی کے متعلقہ دفاتر آفس قانونگو اور سب رجسٹرار آفس سے متعلقہ رجسٹری برانچ ہائے میں شیڈول بابت فیس آویزاں ہیں۔

(ج) فیس چارٹ صوبہ کے تمام متعلقہ دفاتر میں آویزاں کرنے کیلئے بجھوائے جا چکے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اپریل 2010)

ضلع گجرات، اراضی کی سیٹلمنٹ کی تفصیلات

*4578: چودھری عرفان الدین: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں اراضی کی سیٹلمنٹ کا کام کب شروع ہوا اور اس کو کب مکمل ہونا تھا؟

(ب) اب تک ضلع گجرات کے کتنے موضع جات کی اراضی کی سیٹلمنٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ج) اب تک ضلع گجرات میں اس کام پر کتنے اخراجات ہو چکے ہیں اور اس کام پر کل کتنا سٹاف متعین ہے، تفصیل سے بتائیں؟

(د) ضلع گجرات میں اراضی کی سیٹلمنٹ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

(تاریخ وصولی 27 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 21 نومبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)، گجرات ضلع گجرات میں اراضی کی سیٹلمنٹ کا کام نومبر 2004 میں شروع ہوا۔ اور مطابق شیڈول 14-2013 میں ختم ہو جائیگا۔

(ب) بمطابق ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)، گجرات ضلع گجرات میں 241 مواضعات کا کام بندوبست مکمل ہو کر مسلحقیت داخل دفتر تحصیل کروادی گئی ہیں۔ تحصیل وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل گجرات 133

تحصل کھاریاں 90

تحصیل سرائے عالمگیر 38

کل میزان 241

(ج) بمطابق ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)، گجرات ضلع گجرات میں کام بندوبست پر تقریباً 5,91,23,690/- روپے 30 نومبر 2009 تک اخراجات آ چکے ہیں جس میں افسران و عملہ کی تنخواہ اور Contingency Bills بھی شامل ہیں۔

منسٹیریل سٹاف 43

پٹواری بندوبست 78

ٹوٹل 121

(د) بمطابق ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)، گجرات ضلع گجرات میں 14-2013 تک بندوبست کا کام مکمل ہو جائیگا۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جنوری 2010)

پنجاب میں بیکار پڑی قابل کاشت اراضی کو مزارعین کو کم قیمت پر دینے کی تفصیلات

*4799: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت پنجاب میں بیکار پڑی قابل کاشت سرکاری اراضی کاشتکاروں میں خصوصاً خواتین کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت پنجاب میں تقریباً 11,57,600 (گیارہ لاکھ ستاون ہزار چھ سو) ایکڑ رقبہ خالص بقایا سرکار موجود ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ اراضی کو پنجاب کے بے زمین کاشتکاروں اور مزارعین کو 25 ایکڑ فی خاندان کے حساب سے انتہائی کم قیمت پر فروخت کرنے کے لئے تیار ہے تاکہ دیہی آبادی میں بیروزگاری کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ اجناس کی پیداوار میں بے پناہ اضافہ کر کے خوشحالی لائی جا سکے؟

(تاریخ وصولی 6 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 17 دسمبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) جی ہاں۔ حکومت پنجاب نے قابل کاشت اراضی بے زمین کاشت کاروں میں لیز پر دینے کا نوٹیفکیشن مورخہ 13-01-2010 کو جاری کر دیا ہے جو خواتین شرائط پوری کرتی ہوں نیلامی میں حصہ لینے کی اہل ہیں۔

(ب) اس وقت پنجاب میں تقریباً4لاکھ ایکڑ سرکاری زرعی اراضی خالص بقایا سرکار ہے۔

(ج) حکومت نے مورخہ 2010-01-13 کو نوٹیفیکیشن جاری کردیا ہے جس کے مطابق بے زمین کاشتکاروں کو قابل کاشت اراضی ساڑھے بارہ ایکڑ فی خاندان کے حساب سے لیز پر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 13جنوری 2010)

پنجاب میں فی مرلہ پیمائش یکساں کرنے کی تفصیلات

*4994: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیاوزیرمال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں ایک مرلہ 225مربع فٹ کا ہے، کیا حکومت صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں فی مرلہ پیمائش یکساں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 19نومبر2009تاریخ ترسیل25جنوری2010)

جواب

وزیرمال وکالونیز

یہ درست ہے کہ ضلع لاہور (ماسوائے اس حصہ کے جو دریائے راوی کے شمال میں واقع ہے) ایک مرلہ 225مربع فٹ کا ہے جبکہ ضلع لاہور کے اس حصے میں جو دریائے راوی کے شمال میں واقع ہے اور صوبے کے دیگر اضلاع میں ایک مرلہ کی پیمائش 272.25مربع فٹ کی ہے۔ برطانوی عہد حکومت میں جب پہلی دفعہ کسی علاقے کا بندوبست اراضی کیا گیا تو ریکارڈ اراضی مقامی پیمائش کے مطابق تیار کیا گیا۔ بعد کے بندوبست ہائے اراضی میں وہی پیمانہ پیمائش جاری رکھے گئے (بحوالہ پیرانمبر4-40،4-41لینڈریکارڈ مینوئل)

حکومت صوبہ پنجاب کے زیر غور ایسی کوئی منصوبہ بندی نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مرحلہ پر پیمائش میں تبدیلی کے لئے ضلع لاہور کی اراضی کا نئے سرے سے سروے کرانا اور نیا ریکارڈ تیار کرنا پڑے گا جس سے مالکان اور دوسرے حق داران زمین کے لئے مسائل پیدا ہونگے اور اس حوالے سے مقدمہ بازی کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 16مارچ2010)

لاہور، جعلی اشٹام پیپرز فروخت کرنے کی تفصیلات

*5018: جناب محمد نوید انجم: کیاوزیرمال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں اشٹام پیپرز کی فروخت کا لائسنس کس کس کے پاس ہے ان کے نام، ولدیت، پتہ جات بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں جعلی اشٹام پیپرز کی فروخت عروج پر ہے خاص کر 1000 سے لیکر 15 ہزار روپے تک کے اشٹام جو کہ رجسٹری وغیرہ کے لئے استعمال ہوتے ہیں؟

(ج) حکومت نے کتنے لوگ جعلی اشٹام فروخت کرتے ہوئے پکڑے ان کے نام، پتہ جات بتائیں، نیز حکومت نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

(تاریخ وصولی 20 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 2 جنوری 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) ضلع لاہور میں لائسنس یافتہ اشٹام فروشوں کی تعداد 1322 ہے۔ تمام لائسنس قانونی کارروائی کے بعد جاری ہوئے ہیں۔ ان کے نام ولدیت اور پتہ جات کی فہرست جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) قانون کے تحت اشٹام فروش حضرات ایک ہزار روپے سے زائد مالیت کے اشٹام پیپرز فروخت کرنے کے مجاز نہ ہیں یہ کہ ایک ہزار روپے سے زائد مالیت کے اشٹام پیپرز دفتر خزانہ سے جاری ہوتے ہیں جو سائیلان بذات خود یا اپنے نمائندہ کے ذریعے جاری کرواتے ہیں اور مزید یہ کہ جب دستاویز برائے تصدیق دفتر سب رجسٹرار پیش ہوتی ہے تو بڑی مالیت (پانچ ہزار اور دس ہزار وغیرہ) کے تمام اشٹام پیپرز دفتر خزانہ سے تصدیق کروائے جانے کے بعد ہی دستاویزات رجسٹر کی جاتی ہیں بصورت جعلی اشٹام ثابت ہونے پر فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ حکومت پنجاب نے پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ کارپوریشن کو نئی کورٹ فیس سٹیمپس اور اشٹام پیپرز کی طباعت کا حکم دیا ہے۔ ان نئے اشٹام پیپرز اور کورٹ فیس سٹیمپس میں ایسے جدید سیکورٹی فیچرز رکھے گئے ہیں جس سے جعلسازی کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا مزید برآں تمام ضلعی آفیسر ریونیو کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ وہ اپنے اضلاع میں اشٹام فروشوں کی پڑتال کیلئے ٹیمیں مقرر کریں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ جناب خالد سعید وٹو سول جج لاہور نے ایک فوجداری مقدمہ تھانہ اسلامپورہ میں جعلی کورٹ فیس / اشٹام پیپرز سول عدالت میں پیش کرنے پر ملزمان کے خلاف درج کروایا ہے اس کے علاوہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر راوی ٹاؤن لاہور نے بھی جعلی اشٹام پیپرز پیش کرنے پر مقدمہ درج کروایا ہے۔ تفصیل "ب۔ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگر کسی اشٹام فروش کے خلاف کوئی شکایت موصول ہو تو اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2010)

ضلع راجن پور کے موضع جات کے اشتمال میں تاخیر کی تفصیلات

*5689: سردار اطہر حسن خاں گورچانی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع راجن پور میں موضع بمبلی اور گرکنہ وزیری تحصیل جام پور و دیگر موضع جات کا اشتمال کتنے عرصہ سے ہو رہا ہے، مزید کتنا عرصہ درکار ہے، آگاہ فرمائیں؟

(ب) اگر عرصہ 5 سال سے زیادہ ہو گیا ہے، تو اس کا ذمہ دار کون ہے اور اسے کیا سزا دی گئی ہے؟

(ج) حکومت کا مذکورہ موضع جات کے اشتمال کو کتنا عرصہ میں مکمل کرنے کا ارادہ ہے؟

(تاریخ وصولی 23 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 13 اپریل 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع راجن پور کے موضع بمبلی میں کام اشتمال مورخہ 1998-8-31 سے شروع ہوا۔ اسی طرح موضع گرکنہ وزیری میں اشتمال مورخہ 1996-1-23 سے شروع ہوا۔ بقیہ کے لئے جواب (ج) ملاحظہ ہو۔

(ب) موضع بمبلی میں کام 2005-3-20 کو مکمل ہونا تھا جس میں 5 سال کی تاخیر ہو چکی ہے۔ اس طرح موضع گرکنہ وزیری میں کام اشتمال 2008-10-23 تک مکمل ہونا تھا جس میں (ڈیڑھ) سال تاخیر ہوئی ہے۔ اسی تاخیر کی وجہ سے آفیسر اشتمال کا چارج مختلف تحصیلداران کے پاس رہنا ہے اور گرداور و پٹواری بھی مستقل تعینات نہ رہے ہیں۔

(ج) مستقل پٹواری تعینات کر دیئے گئے ہیں اور آفیسر اشتمال بھی تعینات ہیں لہذا ہر دو مواضعات میں اندر میعاد 2 سال اشتمال مکمل ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 10 جون 2010)

کینٹ سرکل لاہور میں اراضی کی غیر قانونی الاٹمنٹس کی تفصیلات

*5800: انجینیر قمرالاسلام راجہ: کیاوزیرمال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ کینٹ سرکل لاہور میں ضلعی حکام نے سال 2004 میں دوہزار کنال سے زائداراضی کی الاٹمنٹ کوغیر قانونی قراردیکر منسوخ کردیاتھااور محکمہ مال نے اس زمین کے بنیادی انتقالات بھی خارج کردیئے تھے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ الاٹمنٹ منسوخی کے باوجودان سرکاری زمینوں پر قبضوں کا سلسلہ تیزی سے جاری ہےاورریونیوحکام اورٹاؤن انتظامیہ یہاں پرقبضوں اورغیرقانونی تعمیرات کوروکنے میں ناکام ہیں؟

(ج) اگریہ درست ہے توحکومت نے ذمہ داراہلکاروں اورافسروں کے خلاف کیااقدامات اٹھائے ہیں اورحکومت سرکاری زمین کب تک واگزارکروائے گی؟

(تاریخ وصولی 5فروری 2010تاریخ ترسیل 13مئی 2010)

جواب

وزیرمال وکالونیز

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ کینٹ سرکل موضع ہربنس پورہ سال 2004ء میں بحکم DO(R)/ کلکٹرضلع لاہوربروئے چٹھی نمبری 1069HVC(R) مورخہ 04-11-2004 انتقالات نمبر 5967، 5953، 5943، 5502، 5479، 6596، 9057، 9983، 11921، 12936 کی روسے کل رقبہ تعدادی 1796کنال 03مرلہ خارج ہوکربحق سرکارضبط کرلیاگیا۔

(ب) الاٹمنٹ منسوخی سے قبل الاٹیوں نے رقبہ مذکورہ بذریعہ رجسٹری مختلف لوگوں کوفروخت کیا۔انہی لوگوں نے موقع پرمکانات وغیرہ تعمیر کئے ہوئے ہیں۔بعدازمنسوخی الاٹمنٹ جوکوئی بھی رقبہ سرکارپرقبضہ کرنے کی کوشش کرتاہےاس کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) الاٹمنٹ منسوخی کے بعدالاٹیوں کی جانب سے فروخت شدہ رقبہ بیع دربیع ہوا۔ان لوگوں / مشتریان میں سے بیشترنے مختلف عدالت ہائے سے حکم امتناعی حاصل کئے ہوئے ہیں۔بعدازفیصلہ عدالت ہائے حکومت ان لوگوں سے رقبہ واگزارکرانے کاارادہ رکھتی ہے۔وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایات کے مطابق ناجائزقابضین سے قبضہ واگزارکروایاجائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 15جنوری 2011)

فیصل آباد عبداللہ پور نہر کے قریبی علاقہ جات کے لئے سڑکوں کی توسیع کی تفصیلات

***5825: رانا محمد افضل خاں: کیاوزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد عبداللہ پور نہر پر واقع فیسکو کا ہیڈ آفس حکومت پنجاب کی ملکیتی اراضی پر واقع ہے؟

(ب) اگر ہاں تو کیا حکومت پنجاب اس اراضی میں سے سڑک کی چوڑائی بڑھانے کے لئے کچھ رقبہ واپس لے کر لاکھوں لوگوں کی مشکل کو آسان کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 6 فروری 2010 تاریخ ترسیل 3 مئی 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)، فیصل آباد عبداللہ پور نہر پر واقع فیسکو کا ہیڈ آفس معہ گرڈ اسٹیشن اور سٹاف کالونی و ورکشاپ 486K-9M رقبہ پر قائم ہے جس میں سے 351K-5M رقبہ محکمہ واپڈا (فیسکو) کا ملکیتی ہے۔ جبکہ 135K-4M ملکیتی صوبائی حکومت اور مقبوضہ محکمہ الیکٹریسٹی واپڈا ہے۔ علاوہ ازیں خسرہ نمبر 187 غیر ممکن کھال کا رقبہ 2K-8M و خسرہ نمبر 188 راستہ 1K-11M و خسرہ نمبر 209 غیر ممکن ریلوے لائن کے رقبہ 61K-7M میں سے 31K-4M کل رقبہ 35K-3M پر محکمہ واپڈا (فیسکو) کا ناجائز قبضہ ہے جس کیلئے کارروائی دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) فیصل آباد میں زیر تجویز ہے۔

(ب) معزز ممبر اسمبلی پنجاب رانا محمد افضل خاں صاحب کی جانب سے آمدہ درخواست پر پہلے ہی یہ معاملہ ڈسٹرکٹ آفیسر (پلاننگ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد و جناب کمشنر صاحب فیصل آباد ڈویژن کے پاس زیر تجویز ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 اگست 2010)

تحصیل ٹیکسلا میں پٹوار حلقوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***5995: جناب محمد شفیق خان: کیاوزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں کتنے پٹوار حلقے ہیں؟

(ب) کیا ان تمام حلقوں میں پٹواری تعینات ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کئی پٹواری تحصیل حاضر ہیں اور انکے پاس کوئی کام نہیں؟

(د) کتنے پٹواریوں کی تحصیل راولپنڈی اور تحصیل ٹیکسلا کے حلقوں میں تعیناتی ہے؟

(ہ) کیاحکومت تحصیل حاضر پٹواریوں کوان سرکلز میں تعینات کرنے کاارادہ رکھتی ہے جہاں ایک پٹواری کے پاس ایک سے زیادہ حلقے ہیں؟

(تاریخ وصولی 24فروری 2010تاریخ ترسیل 11 مئی 2010)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) راولپنڈی کی طرف سے مہیاکردہ تفصیلات کے مطابق جزوار جوابات درج ذیل ہیں۔

تحصیل ٹیکسلا میں کل 13پٹوار حلقے ہیں۔

(ب) نہیں۔ پانچ پٹواری تعینات ہیں اور بقایا 8 حلقوں کا چارج انہی پٹواریوں کے پاس ہے۔

(ج) درست ہے۔ 6پٹواری تحصیل حاضر ہیں جن میں سے 2 معطل ہیں ایک کے خلاف انکوائری چل رہی ہے۔

(د) تحصیل راولپنڈی میں پٹواریوں کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 106 ہے۔ جبکہ تحصیل راولپنڈی کے 96پٹوار حلقوں میں 75پٹواری تعینات ہیں۔ 12پٹواریوں کے پاس ایک سے زیادہ حلقوں کا چارج ہے اور 41پٹواری تحصیل حاضر ہیں اور 13 معطل ہیں۔ 23پٹواری دوسری تحصیلوں سے راولپنڈی تحصیل میں تعینات ہیں۔ تحصیل ٹیکسلا کے پٹوار حلقوں میں پانچ پٹواری تعینات ہیں۔

(ہ) جی ہاں۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جون 2010)

اراضی پر قبضہ ودیگر تفصیلات

*5996: محترمہ سیمل کامران: کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ڈی ایچ اے نے حکومت پنجاب کی اراضی اپنے قبضے میں لی ہوئی ہے، اگرہاں توکل رقبہ کتناہے نیزیہ اراضی کس کس موضع میں واقع ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ڈی ایچ اے سے اس زمین کے عوض بھاری معاوضہ وصول کیاہے، اگرہاں توکتنااور کب؟

(تاریخ وصولی 24فروری 2010تاریخ ترسیل 11 مئی 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف)

	مرلے	کنال
شیوپورہ کلاں	0	290
چوہنگ خورد	19	33
رکھ کوٹ لکھپت	19	32
سہجپال	10	25
اراضی سہجپال	04	384
چڑڑ	9	447
امر سدھو	19	1081
گوہاوا	9	224
کرباٹھ	13	131
سنگت پورہ	04	71
گوبند پورہ	11	109
چک دھیرہ	7	82
ہیرا سنگھ والا	8	183
لہنا سنگھ والا	3	104
فتح جنگ سنگھ والا	10	15
بھنگالی	4	317
جلال آباد	19	27
چک بھڑت	7	99
بخشیش پورہ	2	125
لیل	15	50
کماہاں	11	26
میزان کل رقبہ	3	4007

(ب) نوٹ: رقبہ متذکرہ بالا زیر قبضہ DHA لاہور ملکیتی پراونشل گورنمنٹ / آسائش دیہہ / شاملات دیہہ دیگر محکمہ جات ہے جو کہ قسم زمین لیکن راستہ جات مکین کھاتہ جات، روہی نالہ، غیر ممکن قبرستان، غیر ممکن آبادی ہائے، سکول وغیرہ پر مشتمل ہے۔ حکومت پنجاب نے ابھی تک DHA سے کوئی معاوضہ وصول نہ کیا ہے۔

اس ضمن میں کمشنر صاحب لاہور کی DHA کے افسران اور کور کمانڈر لاہور سے میٹنگ ہوئی ہے ۔ڈیمانڈ مسلسل ہو رہی ہے مگر ابھی کوئی وصولی نہ ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 جنوری 2011)

لاہور قبرستان ستو کتلہ کے رقبہ اور ناجائز قابضین کی تفصیل

*6059: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں واقع قبرستان ستو کتلہ کا کل رقبہ 79 کنال اور 15 مرلے ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قبرستان کی 16 کنال اور 2 مرلے جگہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کر رکھا ہے، کیا حکومت اس کو واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 2 جون 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) لاہور سے موصولہ جواب کے مطابق یہ درست ہے کہ بمطابق ریکارڈ قبرستان ستو کتلہ کا کل رقبہ 79K-15M ہے۔

(ب) قبرستان کا رقبہ سرکار کی ملکیت نہ ہے بلکہ پرائیویٹ آسائش دیہہ کی ملکیت ہے قبرستان کی چار دیواری نہ ہونے کی وجہ سے لوگ قبرستان کی جگہ پر قابض ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	رقبہ
1	محمد یونس ولد شاہ محمد	1-17
2	اصغر علی ولد بسے خان	0-13
3	محمد بابر ولد محمد لطیف	0-2
4	شکیل ولد محمد لطیف	0-1-112
5	جاوید مسیح وغیرہ	0-11-113

6	جیرہ مسیح	0-13
7	محمد اشرف ولد عبدالعزیز	0-11
8	یعقوب مبارک پسران صادق	0-10
9	منشاء ولد اصغر علی	1-06
10	ریاست علی	0-0-6
11	شوکت مسیح وغیرہ	1-18

ناجائز قابضین نے پختہ تعمیرات بنا رکھی ہیں اور رہائش پذیر ہیں۔ان ناجائز قابضین نے جناب محمد آصف سول جج لاہور کی عدالت میں ایک عدد دعوی بعنوان سدھیر علی کھوکھر بنام صوبہ پنجاب وغیرہ دائر کرر کھا ہے۔ بعد فیصلہ عدالت ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

مجاز عدالت اور تاریخ ہائے مندرجہ ذیل ہیں:

25.02.2010, 02.03.2010, 16.03.2010

02.04.2010, 04.05.2010, 25.05.2010

14.06.2010, 05.07.2010, 16.09.2010

01.10.2010, 20.10.2010, 10.11.2010

14.12.2010, 17.01.2011,

علاوہ ازیں عملہ مجاز کو مقدمہ ہذا کی سرگرم پیروی اور بعد ازاں اخراج حکم امتناعی قبضہ کی واگزاری کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 12 جنوری 2011)

صوبہ میں اراضی کے ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کی تفصیل

*6099: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کی تمام زمینوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مال نے ضلع لاہور میں واقع تمام سرکاری زمینوں کا بھی ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا ہے؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 2 جون 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) جی نہیں یہ درست نہیں ہے تاہم صوبہ کی تمام زمینوں کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائیز کرنے کے منصوبے کا آغاز ہو چکا ہے اور اس سلسلے میں سافٹ ویئر کے انتخاب کا عمل مکمل ہو چکا ہے اور ضلع قصور میں تجرباتی بنیاد پر سروس سنٹر کا قیام عمل میں آچکا ہے۔اس سروس سنٹر میں ضلع قصور کے سات مواضعات کے کمپیوٹرائیزڈ ریکارڈ سے عوام کے لئے فردوں کا اجراء اور انتقالات کا عمل شروع ہو چکا ہے۔اس منصوبے کے تحت صوبہ کی تمام زمینوں کے ریکارڈ کو مرحلہ وار کمپیوٹرائیز کیا جائے گا۔ صوبے کی تمام زمینوں کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائیز کرنے کا یہ منصوبہ 2012 میں پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔

(ب) جی نہیں یہ درست نہیں ہے اور نہ ہی محض سرکاری زمینوں کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائیز کرنے کا کوئی منصوبہ زیر عمل ہے۔تاہم اوپر جس منصوبے کا ذکر کیا گیا ہے اس کے تحت لاہور اور دیگر تمام اضلاع میں تمام سرکاری اور غیر سرکاری زمینوں کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائیز کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 14 جنوری 2011)

پی پی 72 فیصل آباد میں پٹواریوں، گرداور، نائب تحصیلداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6112: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 72 فیصل آباد میں محکمہ مال کے کتنے پٹواری، گرداور اور نائب تحصیل دار تعینات ہیں؟

(ب) مذکورہ پٹواریوں کے دفتر کس کس جگہ پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس وقت کتنے پٹواریوں کے خلاف کس کس بنا پر محکمانہ کارروائیاں چل رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت اس حلقہ میں تعینات تمام پٹواریوں کو سرکاری دفاتر ایک ہی جگہ بنا کر دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2010 تاریخ ترسیل 17 مئی 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) پی پی 72 فیصل آباد میں محکمہ مال کے تین پٹواری، دو گرداور ایک نائب تحصیلدار اور ایک تحصیلدار تعینات ہیں۔

(ب) مذکورہ پٹواریوں کے دفاتر احاطہ تحصیل سٹی فیصل آباد میں ہیں۔

(ج) مذکورہ پٹواریوں میں سے دفتر ہذا کے مطابق رانا ناظر خاں پٹواری حلقہ چک نمبر RB/279 کے خلاف مقدمہ نمبر 2009/615 بجرم 420,467,468,471 ت پ کی بنا پر انکوائری زیر سماعت ہے اور مذکورہ پٹواری کو معطل کیا گیا ہے۔

(د) مطابق قانون دفتر پٹواری حلقہ میں ہوتا ہے۔ لیکن سرکاری جگہ و فنڈز نہ ہونے کی بناء پر احاطہ تحصیل میں دفاتر پٹواریاں مذکوران ہیں جو کہ اکٹھے ہیں اور احاطہ تحصیل حلقہ پی پی 72 میں واقع ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 اکتوبر 2010)

ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کے منصوبہ کی تفصیلات

*6142: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسمبلی کے سولہویں اجلاس کے دوران وزیر مال نے میرے سوال نمبر 3807 کے جواب میں بتایا تھا کہ 1992 میں ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کا منصوبہ 16,91,68,87/- روپے سے مکمل ہوا، مگر سافٹ وئیر کے ناکام ہونے پر یہ منصوبہ 2003 میں ترک کر دیا گیا اتنے بڑے منصوبے اور لاگت لگانے کے باوجود سافٹ وئیر اور تکنیکی خرابی کی وجہ سے اس کو ترک کرنے پر پونے دو کروڑ روپے کا خزانے کو نقصان پہنچایا گیا، کیا محکمہ نے سافٹ وئیر کمپنی کے خلاف کوئی قدم اٹھایا اور اس منصوبے کی ناکامی کے ذمہ دار افسران کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(ب) کروڑوں روپے کی لاگت سے شروع کئے گئے منصوبے کے کمپیوٹر وغیرہ اب کہاں ہیں اور ان کا کیا بنا ہے کیا سافٹ وئیر درست نہیں ہو سکتے تھے؟

(ج) تجربے میں پونے دو کروڑ روپے کے ضیاع کا ذمہ دار کون ہے؟

(تاریخ وصولی 8 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 11 اگست 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) منصوبہ پر کل لاگت 16,91,68,87/- روپے آئی جس سے ضلع قصور کے کل 641 مواضعات میں سے 601 مواضعات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے جبکہ 22 مواضعات زیر اشتمال اور 15 اربن مواضعات ہونے کی وجہ سے ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہ ہو سکا یہ منصوبہ پنجاب ریونیو اکیڈمی کے زیر اہتمام شروع ہوا تھا جو بعد ازاں PCS اکیڈمی میں ضم ہوئی اور بالآخر PCS اکیڈمی بھی تحلیل ہو گئی۔ سال 2003 میں منصوبہ فنڈ کی کمی کی وجہ سے التواء میں لایا گیا

تھااس وقت کے پروجیکٹ ڈائریکٹر شیخ ظہور الحق جنہوں نے کمپنی کے ساتھ معاہدہ کیا تھا1992ء سے لے کر1998ء تک یہ منصوبہ ان کے زیر اہتمام رہا جو فوت ہو چکے ہیں۔ حکومت منصوبہ کو دوبارہ شروع کرنے کے اقدامات کر رہی ہے۔

(ب) منصوبہ میں زیر استعمال کمپیوٹر وغیرہ ضلع قصور کی تینوں تحصیل ہائے میں قبل ازیں قائم کی گئی لیب میں زیر استعمال تھے۔ حکومت نے نیا سافٹ ویئر دیگر اضلاع کے لئے تیار کروایا ہے اس کی بنیاد پر ضلع قصور میں پائلٹ پروجیکٹ کے طور پر کام شروع ہو چکا ہے۔

(ج) پونے دو کروڑ روپے کا ضیاع نہیں ہوا جبکہ اس مالیت سے 641 مواضعات میں سے 601 مواضعات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4اکتوبر 2010)

ضلع گجرات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*6239: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ب) کتنا رقبہ آباد ہے اور کتنا رقبہ بنجر ہے؟

(ج) کتنا رقبہ نہری ہے اور کتنا رقبہ بارانی ہے؟

(تاریخ وصولی 9مارچ 2010تاریخ ترسیل 19 مئی 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع گجرات کا کل رقبہ 7,93,209 (سات لاکھ ترانوے ہزار دو سو نو) ایکڑ ہے۔

(ب) ضلع گجرات کا مزروعہ رقبہ 6,26,173 (چھ لاکھ چھبیس ہزار ایک سو تہتر) ایکڑ ہے۔ غیر مزروعہ رقبہ 1,67,036 (ایک لاکھ سٹر سٹھ ہزار چھتیس) ایکڑ ہے۔

(ج) ضلع گجرات کا نہری رقبہ 93,468 (ترانوے ہزار چار سو اڑسٹھ) ایکڑ ہے۔ 2,89,582 (دو لاکھ نواسی ہزار پانچ سو بیاسی) ایکڑ بارانی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29دسمبر 2010)

تحصیل کوٹ ادو کے مواضعات کے اشتمال سے متعلقہ تفصیلات

*6330: ملک بلال احمد کھر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت تحصیل کوٹ ادو کے کتنے مواضعات زیر اشتمال ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 252 مظفر گڑھ کے موضع پتی غلام علی اور موضع گجرات بھی زیر اشتمال ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موضع غلام علی کا لینڈ ریکارڈ بدنام زمانہ پٹواری کے قبضہ میں ہے جو مقامی لوگوں کی زمینیں بارہا دفعہ بیچ چکا ہے اگر ہاں تو محکمہ نے اس کے خلاف کیا کارروائی کی ہے، کیا محکمہ اس سے ریکارڈ برآمد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(د) کیا محکمہ موضع پتی غلام علی اور قصبہ گجرات کے مواضعات کا اشتمال کرانے کا کام مکمل کرا کر لوگوں کا مسئلہ حل کرانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ہ) کب تک محکمہ نے اس اشتمال کے کام کو مکمل کرنے کا پروگرام بنایا ہے اور ناجائز قابضین سے قبضہ چھڑانے کے بارے میں محکمہ کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 10 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 13 مئی 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) اس وقت تحصیل کوٹ ادو میں 6 مواضعات زیر اشتمال ہیں جن میں موضع پرہاڑ شرقی، گجرات، پتی غلام علی غربی، شادی خان منڈا، نشان والا اور ٹبہ غیر مستقل غربی شامل ہیں۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ موضع پتی غلام علی غربی کا ریکارڈ محمد اسلم اختر نامی سابق پٹواری اشتمال موضع مذکور نے غائب کر دیا تھا جس پر محکمہ ہذا نے مذکورہ پٹواری کے خلاف حسب ضابطہ قانونی کارروائی کی اور اس کے خلاف دو علیحدہ مقدمات ایک اینٹی کرپشن اور دوسرا تھانہ سنانواں میں درج کروائے گئے اور اس سلسلہ میں مذکورہ پٹواری سپریم کورٹ آف پاکستان سے ضمانت خارج ہونے کے بعد حوالات بند رہا جبکہ محکمہ اشتمال نے مزید کارروائی کرتے ہوئے ملازمت سرکار سے برطرف کرا دیا۔ جو کہ تاحال ملازمت سرکار سے برخاست شدہ ہے۔

قبل ازیں 2009ء میں محمد سلیم اختر برخاست شدہ پٹواری کے خلاف تھانہ سنانوالہ میں پرچہ درج ہوا جس پر اسے گرفتار کیا گیا۔ دوران جسمانی ریمانڈ محمد سلیم اختر سے جزوی طور پر کچھ ریکارڈ برآمد کرایا تھا مگر مکمل ریکارڈ تاحال برآمد نہ ہو سکا ہے۔ البتہ بمطابق حکم بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور ریکارڈ ثانی زیر تکمیل ہے جو کہ مکمل ہونے پر دوبارہ آپریشن اشتمال شروع کیا جائے گا۔ سابق پٹواری محمد سلیم کی طرف سے بذریعہ جعل سازی فرضی و بوگس انتقالات تعدادی 43 عدد انتقالات درج و فیصلہ شدہ ہیں جن میں موضع مذکورہ کا رقبہ 39250 کنال شامل ہے جس

پر کارروائی کرتے ہوئے موجودہ D.D.O(CONS) کلکٹر اشتمال نے مذکورہ بالا جعلی انتقالات کو منسوخ کر دیا ہے کیونکہ موضع مذکور بہت بڑا موضع ہے جس کا کل رقبہ 24200 ایکڑ ہے جس میں زیادہ تر شاملات شامل ہیں۔ اس طرح تقریباً 4909 ایکڑ رقبہ پر کئے گئے تمام جعلی و فرضی انتقالات بحکم کلکٹر اشتمال منسوخ ہو چکے ہیں اس وقت ریکارڈ کی دوبارہ تکمیل کا کام جاری ہے اس کے مکمل ہونے پر آپریشن اشتمال دوبارہ شروع کیا جائے گا۔

فی الحال موضع پتی غلام علی غربی میں ایک دیگر اہلکار کو عارضی چارج دیا ہوا ہے جو کہ ریکارڈ ثنیٰ تیار کر رہا ہے بعد تکمیل ریکارڈ آپریشن اشتمال شروع کیا جائے گا۔

جہاں تک موضع گجرات کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں تحریر ہے کہ موضع گجرات کا آپریشن اشتمال شروع ہے تقسیم رقبہ کی کارروائی جاری ہے۔ اس وقت نصف سے زیادہ کام تقسیم مکمل ہو چکا ہے موضع مذکور شہری حلقہ ہے تین مرتبہ نظر ثانی ہو چکا ہے۔ قبل ازیں موضع گجرات کا ریکارڈ بھی چوری ہو گیا تھا جو کہ بعد میں دوبارہ ریکارڈ ثنیٰ تیار کر کے سکیم اشتمال شروع کی گئی ہے چونکہ گزشتہ عرصہ دو تین سال کے دوران کوٹ ادو میں افسر اشتمال بار بار تبدیل ہوتے رہے ہیں سیٹ افسر خالی رہی ہے جس کی وجہ سے اپریشن اشتمال میں تاخیر واقع ہوئی ہے۔

(د) جی ہاں۔ تفصیل جزو (ب) میں دی گئی ہے۔ دونوں مواضعات میں اشتمال اعلیٰ عدالتوں کی نظر ثانی، ریکارڈ کی چوری، ماتحت عملہ کی بددیانتی کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہوا۔ محکمہ اشتمال کوشش کر رہا ہے کہ قانونی خامیوں کو دور کر کے جلد از جلد اشتمال مکمل کرایا جائے۔

(ہ) تحصیل کوٹ ادو میں زیر اشتمال 6 مواضعات میں سے اکثر مواضعات میں مقدمہ بازی اور بے قاعدگیاں ہوتی رہی ہیں جس کی وجہ سے کئی مواضعات کا ریکارڈ چوری / غائب ہوتا رہا ہے اس سلسلہ میں چوروں کو مقامی گروپوں کی بھی حمایت حاصل رہی ہے اکثر مواضعات کے ریکارڈ میں توڑ پھوڑ ہیر پھیر کے واقعات ہوتے رہے ہیں اور اس وجہ سے کئی مواضعات عدالتوں کے حکم سے نظر ثانی ہوتے رہے ہیں جن میں موضع گجرات اور پتی غلام علی غربی بھی شامل ہیں اس کے علاوہ موضع پڑہاڑ شرقی، کوٹ ادو کی شہری حدود میں واقع ہے جس پر بعض مقامی افراد سرے سے اشتمال کے مخالف ہیں جس کی وجہ سے مقدمہ بازی جاری ہوئی بالآخر مورخہ 14-06-2004 کو عدالت عظمیٰ سپریم کورٹ نے موضع پڑہاڑ شرقی میں آپریشن اشتمال جاری رکھنے کا حکم دیا مگر اسی دوران سابق پٹواری اشتمال ریاض احمد عرف ہلا کو نے موضع مذکورہ کا ریکارڈ غائب کر دیا اور فرار ہو گیا جو کہ بعد میں گرفتار ہوا حوالات میں بند رہا کچھ عرصہ پہلے سپیشل جج انٹی کرپشن ڈیرہ غازی خان نے ریاض احمد مذکورہ کو بری کیا جس پر D.D.O(R) کوٹ ادو

نے مذکورہ پٹواری کو ملازمت پر بحال کر دیا اور بحکم E.D.O(R) مظفر گڑھ پٹواری مذکورہ کا محال سائیڈ ایک موضع میں تعینات کر دیا۔ جبکہ موضع مذکورہ کا زیادہ تر ریکارڈ اب بھی پٹواری مذکورہ ریاض احمد کے قبضہ میں ہے۔ یہ کہ عرصہ پانچ، چھ سال کے دوران ایک دوسرے پٹواری محبوب احمد گورمانی نے ریونیو افسر سے ملی بھگت کر کے غیر قانونی اور جعلی انتقالات درج کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا تھا جس کی ایک مفصل انکوائری روبرو D.D.O اشتمال مظفر گڑھ زیر سماعت ہے موضع پڑہاڑ شرقی کا ریکارڈ نہ ہونے کی وجہ سے آپریشن اشتمال تاخیر کا شکار ہے۔

اس کے علاوہ موضع شادی خان منڈا جو کہ زائداز۔/18000 ایکڑ پر مشتمل ہے بھاری محال ہے جو کہ تقسیم کے مراحل میں تھا اس کا ریکارڈ بھی جزوی طور پر محبوب احمد پٹواری کے دور میں چوری کر لیا گیا ہے جس پر مقدمہ درج ہوا ہے لیکن آج تک ریکارڈ برآمد نہ ہوا ہے جس کی وجہ سے تقسیم اشتمال میں مشکلات درپیش ہیں اس کے علاوہ دیگر زیر اشتمال مواضعات جن میں موضع نشان والا اور ٹبہ غیر مستقل غربی شامل ہیں جو کہ تقسیم کے مختلف مراحل میں ہیں۔

بوجہ دریائی علاقہ سست روی کا شکار ہیں اس کے علاوہ بمطابق قواعد وضوابط قانون اشتمال بعد کنفرمیشن سکیم ہائے قبضہ جات حسب ضابطہ بذریعہ افسر اشتمال منتقل کرائے جاتے ہیں۔ جونہی مذکورہ بالا سکیم ہائے اشتمال کنفرم ہو گی تو بعد تیاری مثل حقیت قبضہ جات حسب ضابطہ منتقل کر دیئے جائیں گے اور دوران اشتمال بھی بعض اعلیٰ عدالتوں کے احکامات پر بھی جزوی قبضہ جات منتقل ہوتے رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 21 ستمبر 2010)

ملتان، بے زمین کاشتکاروں کو الاٹ کردہ اراضی کی تفصیل

*6342: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

سال 2007 سے آج تک ضلع ملتان میں کتنے بے زمین کاشتکاروں کو سرکاری زمین الاٹ کی گئی اور کتنے ابھی باقی ہیں اس ضمن میں حکومت کی پالیسی کیا ہے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(تاریخ وصولی 11 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 22 جون 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

حکومت پنجاب محکمہ کالونیز نے بے زمین کاشتکاروں کو ضلع ملتان میں سال 2007 تا 2009 میں کوئی رقبہ سرکار الاٹ نہ کیا ہے۔ حکومت پنجاب کی پانچ سالہ عارضی

کاشت سکیم مجریہ 13 جنوری 2010 کے تحت ضلع ملتان میں کل 90 لاٹ ہائے 2/1 12 ایکڑفی لاٹ مختص کی گئی تھیں جن میں سے 50 لاٹ اب تک الاٹ کر دی گئی ہیں جن سے مبلغ۔/10,90,000 روپے خزانہ سرکار میں جمع ہوئے ہیں۔ایسے ہی ایک سالہ عارضی کاشت سکیم مجریہ 13 جنوری 2010 کے تحت 261 لاٹس مختص کی گئی تھیں جن میں سے 40 لاٹ الاٹ کر دی گئی ہیں جس سے مبلغ۔/25,30,000 روپے خزانہ سرکار میں جمع ہو چکے ہیں۔ایسے ہی زرعی گریجوایٹس کیلئے 38 لاٹ ہائے 499 ایکڑ رقبہ پر مختص کی گئیں جو سال 2010 کے دوران ساری الاٹ کر دی گئیں اس سے 500 روپے فی ایکڑ سالانہ کے حساب سے ایک سالہ کرایہ کی مد میں مبلغ۔/2,10,000 روپے خزانہ سرکار میں جمع ہوئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

ضلع گجرات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*6409: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ب) کتنا رقبہ آباد اور کتنا رقبہ غیر آباد ہے؟

(ج) کیا گورنمنٹ پنجاب نے غیر آباد رقبہ، آباد کرنے کیلئے کوئی پالیسی بنائی ہے؟

(تاریخ وصولی 15 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 3 جون 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع گجرات کا کل رقبہ 793209 ایکڑ ہے۔

(ب) ضلع گجرات کا آباد رقبہ 626173 ایکڑ ہے اور غیر آباد رقبہ 167036 ایکڑ ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے غیر آباد رقبہ آباد کرنے کیلئے سال 2010 میں درج ذیل پالیسیاں جاری کی ہیں۔

I۔ایک سالہ عارضی کاشت کی سکیم اندرون حدود کمیٹی و چراگاہ۔

II۔پانچ سالہ عارضی کاشت کی سکیم اندرون حدود کمیٹی و چراگاہ۔

III۔سکیم برائے الاٹمنٹ رقبہ برائے ایگریکلچر، ویٹرنری اور فارسٹری گریجوایٹس مارچ 2010 میں جاری ہو چکی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

ضلع وہاڑی، اشٹام فروشی سے متعلقہ تفصیلات

***6503: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔**

(الف) ضلع وہاڑی میں اشٹام فروشی کے لائسنس کن کن افراد کے پاس ہیں؟

(ب) اشٹام فروشی کا لائسنس کون جاری کرتا ہے؟

(ج) ضلع ہذا میں سال 08-2007، 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی مالیت کے اشٹام جاری کئے گئے یہ اشٹام کس کس مالیت کے تھے؟

(د) کتنے اشٹام فروشوں کے خلاف متعلقہ محکمہ کو اشٹام مہنگے داموں فروخت کرنے کی شکایت وصول ہوئی؟

(ہ) ان شکایات پر کیا کارروائی کی گئی؟

(تاریخ وصولی 24 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 20 جون 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق فہرست مہیا کردہ ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو ضلع وہاڑی میں اشٹام فروشوں کی تعداد 179 ہے۔ فہرست منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع کلکٹرز صاحبان پنجاب سٹیمپ رولز 1934 کے تحت پڑھے لکھے لوگوں کو اپنی صوابدید کے مطابق اشٹام فروشی کا لائسنس جاری کرنے کے مجاز ہیں۔

(ج) ضلع وہاڑی میں 08۔2007، 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران جاری کیے گئے اشٹام کی تفصیل ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر وہاڑی کی طرف سے مہیا کی گئی ہے منسلکہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بمطابق ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو وہاڑی کسی اشٹام فروش کے خلاف ایسی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ہ) چونکہ کسی اشٹام فروش کے خلاف شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ لہذا کارروائی کا سوال از خود ختم ہو جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 ستمبر 2010)

سیالکوٹ، ای ڈی او (آر) کے سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*6506: رانا آصف محمود: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ای ڈی او مال کے تحت سیالکوٹ میں کل کتنے نائب تحصیلدار، تحصیل دار اور ڈی او/ڈی ڈی او کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان کے کل اخراجات سال 09-2008 اور 10-2009 کے بتائیں؟

(ج) ان میں کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بنا پر انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(د) کتنے ملازمین حکومتی پالیسی اور قواعد کے برعکس اس ضلع میں تعینات ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 19 اپریل 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع ہذا میں ایک ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) 4 ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) 3 ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (رجسٹریشن) 4 تحصیلدار اور 15 نائب تحصیلدار کار سرکار سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) ان کے کل اخراجات سال 09-2008 اور سال یکم جولائی 2009 تا 31 مارچ 2010ء مبلغ

-/13131200 روپے ہیں۔ اخراجات سٹیٹمنٹ کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محمد سلیم راں نائب تحصیلدار کے خلاف PEEDA ایکٹ 2006ء کے تحت انکوائری زیر سماعت ہے جو کہ مسٹر میثم عباس ڈسٹرکٹ آفیسر (رجسٹریشن) انکوائری افسر ہیں جو کہ بروئے حکم صوبائی محتسب پنجاب مورخہ 2010-1-24 ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) سیالکوٹ کی رپورٹ نمبر 3713/OS مورخہ 2009-10-06 کے تحت عمل میں آئی۔ الزام علیہ پر غلط گرداوری کا الزام ہے۔

(د) جملہ ملازمین حکومتی پالیسی کے تحت تعینات ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 13 مئی 2010)

سیالکوٹ، محکمہ مال کی خالی اسامیوں اور ان سے متعلقہ دیگر تفصیلات

*6507: رانا آصف محمود: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ مال میں کتنی پوسٹیں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

(ب) محکمہ مال ضلع سیالکوٹ کے سال 2008-09 اور 2009-10 کے کل اخراجات کتنے ہیں؟

(ج) محکمہ مال ضلع سیالکوٹ کے کس کس ملازم کے خلاف کس کس بنا پر محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(د) محکمہ مال ضلع سیالکوٹ کی سال 2008-09 اور 2009-10 کی کل آمدن کتنی ہے اور کس کس مد سے ہوئی ہے؟

(تاریخ وصولی 24 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 19 اپریل 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع سیالکوٹ میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اسامیاں	بی پی ایس	خالی
ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر	17	03
(رجسٹریشن / جنرل)		
نائب تحصیلدار	14	03
اسسٹنٹ	14	04
سٹینو ٹائپسٹ	12	07
قانونگو	11	01
پٹواری	09	36
نائب قاصد	01	09
درجہ چہارم	01	11
کل خالی اسامیاں		74

(ب) ضلع سیالکوٹ کے سال 2008۔09ء اور 2009۔10ء کے کل اخراجات

سال 2008۔09 کل اخراجات:۔ 7,76,38,594/

سال 2009۔10 کل اخراجات:۔ 7,78,02,776/

سال 2009۔10(01۔07۔09to30۔04۔10)

(ج) ضلع سیالکوٹ میں درج ذیل اہلکاران کے خلاف محکمانہ انکوائری زیر سماعت ہے۔

نام اہلکار	انکوائری کی وجوہات
محمد سلیم نائب تحصیلدار	ریکارڈ کی تبدیلی
محمد اقبال ساہی گرداور	ریکارڈ کی تبدیلی
محمد سعید سینئر کلرک	غیر ذمہ داری / کوتاہی
صابر شبیر مالی	غیر حاضری
عاطف حسین ڈرائیور	غیر حاضری
محمد اسلم جونیئر کلرک	الزام رشوت
ظفر اقبال نائب قاصد	الزام رشوت
محمد عباس چیمہ جونیئر کلرک	غیر ذمہ داری / کوتاہی
محمد رشید جونیئر کلرک	غیر ذمہ داری / کوتاہی
افتخار علی جونیئر کلرک	غیر ذمہ داری / کوتاہی
محمو بوٹا گرداور، محمد اشرف پٹواری	ریکارڈ میں ردوبدل / کٹنگ
سلیمان گرداور، ثروت پٹواری	حکم عدولی / لاپرواہی
منشی واجد علی بٹ پٹواری	الزام رشوت
میاں نثار احمد جونیئر کلرک	الزام رشوت
شاہد حسین شمسی جونیئر کلرک	الزام رشوت
منشی ظفر اقبال پٹواری	الزام رشوت
منشی بابر صدیق پٹواری	الزام رشوت
ذوالفقار علی گھمن پٹواری	الزام رشوت
تنویر احمد پٹواری	ریکارڈ میں ردوبدل
محمد سرفراز پٹواری	ریکارڈ میں ردوبدل
سکندر اعجاز ناگرہ پٹواری	الزام رشوت

(د) محکمہ مال ضلع سیالکوٹ کی سال 09-2008ء اور 10-2009ء کی کل آمدن حسب ذیل ہے:-

آمدنی سال 09-2008ء

قسم مد	آمدن
اشٹام ڈیوٹی	326348279

رجسٹریشن فیس	165327124
آبیانہ	8874583
زرعی انکم ٹیکس	8337473
لینڈ ریونیو	185911901
اجرت فردات	236533
کاپینگ فیس	214016
ٹوٹل	695249909

آمدنی سال 10-2009ء

قسم مد	آمدن
اشٹام ڈیوٹی	270490612
رجسٹریشن فیس	140018434
آبیانہ	6754746
زرعی انکم ٹیکس	8030641
لینڈ ریونیو	211810223
اجرت فردات	257622
کاپینگ فیس	315425
ٹوٹل	637677703

(تاریخ وصولی جواب 20 جون 2010)

تحصیلداروں، نائب تحصیلداروں کی خالی اسامیاں ودیگر تفصیلات

*6538: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دسمبر 2007 سے دسمبر 2010 تک تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کی کتنی اسامیاں خالی تھیں ان میں سے کتنی اسامیاں پر ہو چکی ہیں نیز مذکورہ اسامیوں کو پر کرنے کے لئے کیا قواعد مقرر ہیں؟

(ب) ایسے افراد کے ضلع وار نام اور پتے کیا ہیں جن کی مذکورہ اسامیوں پر تقرری کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اسامیوں پر گرداوروں کو بھی ترقی دی گئی ہے اگر ایسا ہے تو کس تناسب سے، ان کی ضلع وار تفصیل مع نام و پتے بتائے جائیں؟

(د) گرداوروں کی ترقی کے لئے کوئی کوٹہ مقرر ہے اگر ہاں تو کتنا نیز کیا مذکورہ ترقیاں کوٹے کے مطابق کی گئی ہیں اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 30 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 4 مئی 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) دسمبر 2007 سے دسمبر 2010 تک تحصیلداران کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

کوٹہ	30% (ڈائریکٹ کوٹہ)	53% (پروموشن)	17% (منسٹریل)
خالی اسامیاں	40	49	28
پُر شدہ اسامیاں	01	21	24

دسمبر 2007 سے دسمبر 2010 تک نائب تحصیلداران کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کوٹہ	50% (ڈائریکٹ کوٹہ)	38% (پروموشن)	12% (منسٹریل)
خالی اسامیاں	142	58	10
پُر شدہ اسامیاں	133	41	03

<u>قواعد برائے بھرتی تحصیلداران:</u>

تحصیلداران کی بھرتی ذیل مروجہ نظام کے تحت کی جاتی ہے۔

i۔ 30% ابتدائی بھرتی (ڈائریکٹ اے کلاس کوٹہ)

ii۔ 53% بطریق سلیکشن از نائب تحصیلدار

iii۔ 17% بطریق سلیکشن میرٹ کی بنیاد پر بتوسط پنجاب پبلک سروس کمیشن ازاں سپرنٹنڈنٹ، پرائیویٹ سیکرٹری، پی اے سینئر سکیل سٹینو گرافر، اسسٹنٹ، HVC، انسپکٹر آف سٹیمپ، ریونیو ایڈیٹر اینڈ کالونی ایڈیٹر تعلیمی معیار گریجوایشن مع تین سال تجربہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ۔

<u>قواعد برائے بھرتی نائب تحصیلداران:</u>

نائب تحصیلداران کی بھرتی ذیل مروجہ نظام کے تحت کی جاتی ہے۔

i۔ 50% ابتدائی بھرتی (ڈائریکٹ اے کلاس کوٹہ)

ii۔ 38% بطریق پروموشن سنیارٹی مع فٹنس از قانونگو تجربہ تین سال

iii۔ 12% بطریق سلیکشن میرٹ کی بنیاد پر بتوسط پنجاب پبلک سروس کمیشن ازاں اسسٹنٹ، HVC، سٹینو گرافر اور سینئر کلرک تعلیمی معیار انٹر میڈیٹ مع تین سال تجربہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ بشرطیکہ وہ کمپیوٹر جانتے ہوں۔

(ب) تحصیلدار جو اس عرصہ میں بھرتی ہوئے تھے ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نائب تحصیلدار جو اس عرصہ میں بھرتی ہوئے انکی تفصیل جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایسے افراد جو گرداوروں کی مختص کوٹہ سے بطور نائب تحصیلدار ہوئے ان کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گرداوروں کی ترقی بطور نائب تحصیلدار کیلئے کل منظور شدہ اسامیوں کا 38% کوٹہ مقرر ہے اور بمطابق کوٹہ اور خالی اسامیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ گرداوروں کو رولز کے مطابق بطور نائب تحصیلدار ترقی دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 نومبر 2010)

فوتیدگی پر جائیداد کے انتقال پر حکومتی واجبات کی کٹوتی کی تفصیلات

***6539: چودھری ظہیر الدین خاں:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کسی شخص کے فوت ہونے پر جو فوتیدگی انتقال اسکے ورثائ کے نام اندراج کیا جاتا ہے اسکے حکومتی واجبات کس شرح سے لئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ واجبات جائز ہیں کیونکہ ورثاًا پنی موجودہ جائیداد کے کلی طور پر پہلے ہی سے وارث ہوتے ہیں اور اس میں ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا؟

(ج) کیا حکومت اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ یہ کارروائی بغیر ٹیکس یا واجبات کے ہو؟

(د) اگر کوئی تجویز زیر غور نہیں تو کیا حکومت اس مسئلہ پر قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 4 مئی 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر I-LR-20/2010-44 مورخہ 7-1-2010 (تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے مطابق وراثتی انتقال کی فیس /500 روپے فی انتقال مقرر کی گئی ہے۔

(ب) وراثت کے انتقال کی فیس جائز ہے کیونکہ یہ فیس ریکارڈ مال کے مرتب کرنے کے اخراجات کے لئے مقرر کی گئی ہے، فوتیدگی کے بعد نئے وارثان کے نام کا اندراج ہونا ضروری ہوتا ہے۔انتقال نہ ہونے کی صورت میں نئے وارث ریکارڈ مال میں مالک نہیں بن سکتے۔

(ج) ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہ ہے (نیز ملاحظہ ہو جز "ب")

(د) جز بالا (ب)، (ج) قابل ملاحظہ ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 15 جولائی 2010)

تحصیلداروں کو اپنے آبائی اضلاع میں تعینات کرنے کا معاملہ

*6540: چودھری ظہیر الدین خاں: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے وضع کردہ قوانین کے مطابق کوئی بھی تحصیلدار اپنے رہائشی ضلع میں تعینات نہیں ہو سکتا؟

(ب) اس وقت کتنے ایسے تحصیل دار ہیں جو اپنے رہائشی اضلاع میں تعینات ہیں ان کے نام مع اضلاع بتائے جائیں؟

(ج) اگر جز وہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ حکومت کے اپنے وضع کردہ قوانین کی خلاف ورزی نہیں ہے؟

(د) اگر جز و (ج) کا بھی جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان تحصیلداروں کو جو اپنے رہائشی اضلاع میں تعینات ہیں وہاں سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 5 مئی 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) حکومت کے وضع کردہ قوانین کے مطابق کوئی تحصیلدار اپنے رہائشی ضلع میں تعینات نہیں ہو سکتا۔تاہم صوبائی ہیڈ کوارٹر اس سے مستثنیٰ ہے۔

(ب)

نام تحصیلدار	رہائشی ضلع	تعیناتی
i۔احمد کمال	ڈیرہ غازی خان	تحصیلدار ڈی جی خان
ii۔سجاد حسین مے	ملتان	تحصیلدار ملتان صدر
iii۔مرزا ایاز احمد	راولپنڈی	تحصیلدار سٹیلمنٹ راولپنڈی

(ج) انتظامی امور اور مفاد عامہ کو مد نظر رکھتے ہوئے رہائشی ضلع میں تعیناتی کی جاتی ہے۔ جس طرح قوانین کے مطابق نائب تحصیلدار اپنے ہی رہائشی اضلاع میں تعینات ہوتے ہیں اور پٹواری حضرات اپنی رہائشی تحصیل میں تعینات کئے جاتے ہیں۔

(د) حکومت انتظامی بنیادوں پر کسی بھی وقت کسی تحصیلدار کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تعینات کر سکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جولائی 2010)

اراضی کے مارکیٹ اور سرکاری ریٹ میں فرق کا جواز

*6542: میاں شفیع محمد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے جن علاقوں میں زمین کا مارکیٹ ریٹ ایک لاکھ روپے فی مرلہ ہے وہاں پر سرکاری زمین کا ریٹ 20 ہزار روپے فی مرلہ کیوں ہے، سرکاری زمین کا ریٹ بھی مارکیٹ ریٹ کے مطابق کیوں نہیں ہوتا؟

(ب) کیا حکومت سرکاری زمین کا ریٹ مارکیٹ ریٹ کے مطابق فی مرلہ Fix کر کے کروڑوں روپے کا Revenue وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) محکمہ مال کن قواعد و ضوابط کے تحت سرکاری زمین کا ریٹ مقرر کرتا ہے اور ریٹ مقرر کرتے وقت کن عوامل کو مد نظر رکھا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی 30 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 30 اپریل 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) سرکاری زمین کے ریٹ کا مارکیٹ ریٹ سے اتنا زیادہ تفاوت نہیں ہوتا۔ سرکاری زمین کا ریٹ محل وقوع اور قسم زمین کو مد نظر رکھ کر تعین کیا جاتا ہے اور سرکاری زمین کا ریٹ مقرر کرتے ہوئے مارکیٹ ریٹ کو ہی ترجیح دی جاتی ہے اور یہ ریٹ کم و بیش مارکیٹ ریٹ کے مطابق ہی مقرر کیا جاتا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی یہی کوشش رہی ہے کہ سرکاری زمین کا ریٹ مارکیٹ ریٹ کے مطابق ہو تاکہ صوبہ کی آمدنی میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہونے پائے۔ اربن اور اب رورل ایریا میں ویلیوایشن ٹیبل کے مطابق زمین کی قیمت مقرر کی جاتی ہے جو کہ ہر سال ریوائز ہوتی ہے۔

رورل ایریا میں یہ نظام حال ہی میں مورخہ 2010۔07۔01 سے متعارف کرایا گیا ہے جس سے حکومت پنجاب مزید ریونیو وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) سرکاری زمین کا ریٹ ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی زیر صدارت متعلقہ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) مقرر کرتی ہے اور اس سلسلہ میں متعلقہ علاقہ / موضع کا ایک سالہ اوسط اور ارد گرد کے مارکیٹ ریٹ کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ مزید براں جو ریٹ ڈسٹرکٹ کلکٹر سیکشن 27-A سٹیمپ ایکٹ 1899 کے تحت مقرر کرتا ہے اس کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں صوبائی سطح پر بھی کمیٹی تشکیل شدہ ہے جو کہ بعد ازاں ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی کے منظور کردہ ریٹ کو زیر غور لاتی ہے اور ان ریٹس میں کمی و بیشی کا اختیار رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

نائب تحصیلداروں کی ضلع وار منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و تفصیل

*6543: جناب خالد جاوید اصغر گھرال: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے ہر ضلع میں نائب تحصیلداروں کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی اسامیوں پر بھرتی کی جا چکی ہے اور کتنی ابھی تک خالی ہیں، خالی اسامیاں پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور کب تک پر کرلی جائیں گی؟

(تاریخ وصولی 30 اپریل 2010 تاریخ ترسیل 4 مئی 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) صوبہ کے ہر ضلع میں نائب تحصیلداروں کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ کے تمام اضلاع میں نائب تحصیلداروں کی خالی اسامیوں پر تقرری ہو چکی ہے تاہم بقیہ اسامیوں کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اکتوبر 2010)

ضلع خانیوال، بے زمین کاشتکاروں کو سرکاری زمین الاٹ کرنے کی تفصیلات

*6549: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2008 سے آج تک ضلع خانیوال میں کتنے بے زمین کاشتکاروں کو سرکاری زمین الاٹ کی گئی، اس ضمن میں حکومت کی پالیسی کیا ہے تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا حکومت نے اس مقصد کے لئے کوئی زمین مختص کی ہے اگر ہاں تو کتنی؟

(تاریخ وصولی 30 اپریل 2010 تاریخ ترسیل 4 مئی 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) 5 سالہ اور 1 سالہ سکیم کے تحت درج ذیل زمین مختص کی ہے:-

(1) پانچ سالہ: رقبہ 2732 ایکڑ

(2) ایک سالہ: رقبہ 2337 ایکڑ

(ب) حکومت پنجاب نے پانچ سالہ عارضی کاشت کے لئے 2732 ایکڑ رقبہ مختص کیا ہے اور ایک سالہ عارضی کاشت کے لئے 2337 ایکڑ سرکاری رقبہ مختص کیا ہے۔ اس رقبہ کی الاٹمنٹ 30 جون 2010 تک مکمل کر لی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جون 2010)

ضلع سرگودھا۔اشٹام فروشوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6580: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کتنے اشٹام فروش ہیں؟

(ب) سال 2008 اور 2009 کے دوران ضلع ہذا میں کتنی مالیت کے اشٹام فراہم کئے گئے؟

(ج) اس وقت اس ضلع میں اشٹام فروشی کے لائسنس کے حصول کے لئے کتنی درخواستیں Pending ہیں؟

(د) اشٹام فروشی کا لائسنس جاری کرنے کا طریق کار نیز مجاز اتھارٹی کون ہے؟

(تاریخ وصولی 31 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 12 مئی 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو ضلع سرگودھا میں اشٹام فروشوں کی تعداد 264 ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر سرگودھا کی رپورٹ کے مطابق ضلع سرگودھا میں درج ذیل مالیت کے اشٹام سال 2008 اور 2009 کے دوران فراہم کیے گئے:۔

سال	قسم اشٹام	مالیت
2008	نان جوڈیشل	11,33,06,150/۔
2009	نان جوڈیشل	9,81,00,100/۔
2008	کورٹ فیس	1,35,57,200/۔
2009	کورٹ فیس	1,06,12,075/۔

(ج) ضلع سرگودھا میں اشٹام فروشی کے لائسنس کے حصول کیلئے 33 درخواستیں Pending ہیں۔

(د) ضلع کلکٹرز صاحبان پنجاب سٹمپ رولز 1934 کے تحت پڑھے لکھے لوگوں کو اپنی صوابدید کے مطابق اشٹام فروشی کا لائسنس جاری کرنے کے مجاز ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جون 2010)

ضلع حافظ آباد سرکاری اراضی کی تفصیلات

*6628: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع حافظ آباد میں تقریباً 12709 کنال سرکاری اراضی ہے جس مس صوبائی حکومت (متروکہ) 6881 کنال، صوبائی حکومت 2716 کنال اور نزول لینڈ 3112 کنال ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ زمین کس کس جگہ ہے، تفصیل بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 7 اپریل 2010 تاریخ ترسیل 25 مئی 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق رپورٹ ازاں ڈی او آر حافظ آباد میں 12701 کنال 6 مرلے سرکاری اراضی ہے۔ جس میں صوبائی حکومت (متروکہ) 6209 کنال، صوبائی حکومت 2687 کنال 6 مرلے اور نزول لینڈ 3112 کنال ہے۔

(ب) 1۔ تحصیل حافظ آباد (متروکہ) 3169 کنال

2۔ تحصیل پنڈی بھٹیاں نزول لینڈ 3112 کنال

صوبائی حکومت 2687 کنال 6 مرلے اور متروکہ 3733 کنال ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

رحیم یار خان، غیر قانونی الاٹمنٹس وناجائز قابضین کی تفصیلات

*6845: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سب رجسٹرار ریونیو رحیم یار خان نے گزشتہ دو سال کے دوران کتنی غیر قانونی الاٹ منٹس کینسل کیں اور اس میں شامل کتنے اہلکاران کے خلاف کارروائی اور ان کو کیا کیا سزائیں دی گئیں ان اہلکاران کے نام وعہدہ، گریڈ سے آگاہ کریں؟

(ب) سب رجسٹرار ریونیو نے محکمہ کی کتنی اراضی کو ناجائز قابضین سے واگزار کروایا قابضین کے نام وموضع جات کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) محکمہ کی کتنی اراضی ابھی تک قابضین کے کنٹرول میں ہے اس کو کب تک مذکورہ آفیسر واگزار کروالیں گے؟

(تاریخ وصولی 27 اپریل 2010 تاریخ ترسیل 9 جون 2010)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو رحیم یار خان یہ سب رجسٹرار کو الاٹمنٹ کا اختیار نہ ہے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) ضلع ہذا کی تحصیل رحیم یار خاں میں 8416 کنال اراضی پر ناجائز قابضین عرصہ دراز سے رہائشی مکانات تعمیر کرکے رہائش پذیر ہیں۔ تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تحصیل خان پور میں 176 کنال پر پاکستان رینجرز کا قبضہ ہے۔ ان ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی ضابطہ زیر دفعہ 34/32 کالونی ایکٹ 1912 کی جارہی ہے۔ اس قدر کثیر تعداد میں رہائشی بستیوں کے مکینوں کو بے دخل نہ کیا جاسکتا ہے۔ فوری بے دخلی کی صورت میں Law&order کا مسئلہ پیش آسکتا ہے۔ کمشنر بہاولپور نے اعلیٰ فوجی حکام سے اس سلسلہ میں رابطہ کیا ہے اور بورڈ آف ریونیو نے بھی متحرک کیا ہے۔

(ج) ضلع ہذا کی تحصیل رحیم یار خاں میں 8416 کنال اراضی پر ناجائز قابضین عرصہ دراز سے رہائشی مکانات تعمیر کرکے رہائش پذیر ہیں۔ تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تحصیل خان پور میں 176 کنال پر پاکستان رینجرز کا قبضہ ہے۔ ان ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی ضابطہ زیر دفعہ 34/32 کالونی ایکٹ 1912 کی جارہی ہے۔ اس قدر کثیر تعداد میں

رہائشی بستیوں کے مکینوں کو بے دخل نہ کیا جا سکتا ہے۔ فوری بے دخلی کی صورت میں Law&order کا مسئلہ پیش آ سکتا ہے۔ تحصیل صادق آباد، لیاقت پور میں کوئی رقبہ سرکار زیر ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 جنوری 2011)

ضلع رحیم یار خان، پٹہ جات پر دی گئی اراضی کی تفصیلات

*6847: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ کالونیز کی کتنی اراضی ہے؟

(ب) مذکورہ ضلع کے کالونی چکوک میں کتنی اراضی گزشتہ پانچ سال میں پٹہ جات پر دی گئی، اب تک کل کتنے پٹہ جات جاری ہو چکے ہیں؟

(ج) کن کن سکیموں میں کتنے کتنے پٹہ جات جاری کئے گئے اور کتنے ابھی بقایا ہیں، انکی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 27 اپریل 2010 تاریخ ترسیل 9 جون 2010)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کل 00--8161827 کنال ملکیتی اراضی ہے جس میں سے بیشتر اراضی پر بستیاں بنی ہوئی ہیں اور تحصیل خان پور میں سرکار منتشر ٹکڑا جات پر مشتمل ہے جو ناقابل الاٹمنٹ ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں 1126 لاٹ ہائے برقبہ 09--02--12265 ایکڑ اراضی سرکار پانچ سالہ مستاجری سکیم کے شیڈول میں مختص کی گئی جس میں سے 226 لاٹ ہائے پر مستحق افراد نے بولی دے کر کامیابی حاصل کی۔ اسی طرح 264 لاٹ ہائے برقبہ 13--07--3381 ایکڑ زرعی گریجوایٹس میں تقسیم کرنے کے لئے شیڈول میں مختص کی گئی جس سے 259 لاٹ ہائے کو جلسہ عام میں زرعی گریجوایٹس کی موجودگی میں بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم کی گئی ہیں۔ دیگر کارروائی دخل قبضہ وغیرہ جاری ہے۔

(ج)

نام سکیم	تعداد پٹہ جاری شدہ	تعداد بقایا
آبادکاری سکیم	15711	8067
نیلام سکیم	6831	5058

صادق آباد چھاؤنی سکیم	181	54
نمبرداری سکیم	130	17
آرمی ویلفیئر سکیم	388	794
عارضی کاشت سکیم	1291	319
وزیراعلیٰ سکیم	1	1059
میزان	24533	15368

(تاریخ وصولی جواب 6 دسمبر 2010)

لاہور مقصود احمد ملک

17 جنوری 2011 سیکرٹری

بروز بدھ 19 جنوری 2011 محکمہ مال و کالونیز (بورڈ آف ریونیو) کے سوالات و جوابات اور نام اراکان اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوال نمبر
-1	سردار فتح محمد خاں بزدار	2858
-2	محترمہ نگہت ناصر شیخ	4994-3047
-3	میاں نصیر احمد	3286-3279
-4	سردار خالد سلیم بھٹی:	6503-4334
-5	چودھری عرفان الدین	4578
-6	محترمہ ساجدہ میر	4799
-7	جناب محمد نوید انجم	5018
-8	سردار اطہر حسن خاں گورچانی	5689
-9	انجینیر قمرالاسلام راجہ	5800
-10	رانا محمد افضل خاں	5825
-11	جناب محمد شفیق خان	5995
-12	محترمہ سیمل کامران	5996
-13	محترمہ نسیم لودھی	6099-6059
-14	خواجہ محمد اسلام	6112
-15	محترمہ شگفتہ شیخ	6142
-16	محترمہ خدیجہ عمر	6409-6239
-17	ملک بلال احمد کھر	6330
-18	جناب محمد یار ہراج	6549-6342
-19	رانا آصف محمود	6507-6506

20۔	چودھری عامر سلطان چیمہ	6538
21۔	چودھری ظہیر الدین خاں	6540۔6539
22۔	میاں شفیع محمد	6542
23۔	جناب خالد جاوید اصغر گھرال	6543
24۔	محترمہ زوبیہ رباب ملک	6580
25۔	چودھری محمد اسد اللہ	6628
26۔	محترمہ مائزہ حمید	6847۔6845